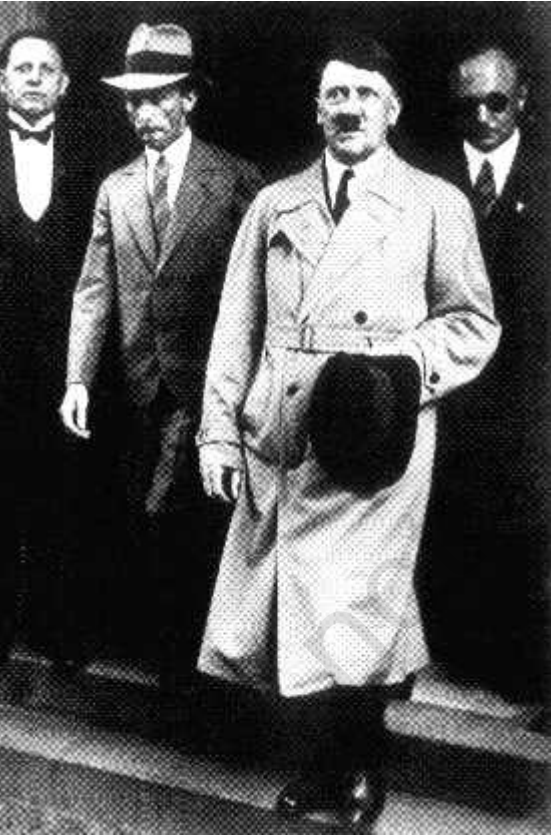


ناتسی ازم اور ہٹلر کا عروج

1945 کے موسم بہار میں ایک گیارہ سالہ جرمن لڑکے نے جس کا نام ہلمیٹھ (Helmath) تھا، بستر پر لیٹا تھا اس نے اپنے والدین کو نہایت سنجیدہ آواز میں کسی مسئلہ پر بات چیت کرتے سنا۔ اس کا باپ جو کہ ایک مشہور ڈاکٹر تھا، اپنی بیوی سے مشورہ کر رہا تھا کیا وہ وقت آپہنچا ہے جب کہ پوری فیملی کو مار ڈالا جائے یا وہ تنہا ہی خودکشی کرے۔ اس کے باپ نے انتقام سے ڈرتے ہوئے یہ کہا کہ ”اب اتحادی ہمارے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو ہم نے اپنا بچوں اور یہودیوں کے ساتھ کیا تھا۔“ اگلے دن وہ ہلمیٹھ کو اپنے ہمراہ جنگل لے گیا، وہاں اس نے بچوں کا پُرانا گانا گاتے ہوئے آخری بار ایک ساتھ ہنسی خوشی سے وقت گزارا اس کے بعد اس نے اپنے دفتر میں خود کو گولی مار لی۔ ہلمیٹھ کو آج بھی یاد ہے اس کی باپ کی خون میں لتھڑی وردی گھر کے آتش دان میں جلائی گئی تھی۔ اس نے جو کچھ سنا اور جو کچھ ہوا وہ اس سے اس درجہ خوفزدہ تھا کہ اگلے نو سالوں تک اس نے گھر پر کھانا نہیں کھایا۔ اس کو ڈر تھا کہ اس کی ماں اس کو زہر دے سکتی تھی۔



اگرچہ ہلمیٹھ کو اس بات کا احساس نہیں ہوا ہوگا کہ اس کا باپ ایک ناتسی تھا اور اڈولف ہٹلر کا حمایتی تھا۔ اب آپ میں سے بہت سے طلباء کو ناتسیوں اور ہٹلر کے بارے میں علم ہو جائے گا۔ شاید آپ کو معلوم ہو کہ جرمنی کو ایک طاقتور ملک بنانے اور پورے یورپ کو ختم کرنے کی ہٹلر کی خواہش کا علم ہوگا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ اس نے یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ لیکن ناتسی ازم تنہا ایک یادو کام نہیں۔ یہ ایک نظام تھا اور سیاست کے بارے میں ڈھانچہ تھا۔ آئیے ہم سمجھنے کی کوشش کریں کہ نازی واکس چیز کے بارے میں تھا۔ آئیے دیکھیں کہ ہلمیٹھ کے باپ نے خودکشی کیوں کی۔ اس کے خوف کی بنیاد کیا تھی۔

مئی 1945 میں جرمنی نے اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ یہ پیشگی اندازہ لگاتے ہوئے کہ مستقبل میں ہٹلر کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ ہٹلر اور اس کے وزیر پروپگنڈہ گوئبلز نے ماہ اپریل میں برلن میں واقع بکر میں اجتماعی طور سے اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ مل کر اجتماعی خودکشی کر لی۔ جنگ کے آخر میں امن کے خلاف جرائم، جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کرنے کے خلاف،

منع الفاظ

اتحادی: ابتداء میں یو کے اور فرانس اتحادی طاقتوں کی رہنمائی کر رہے تھے۔ اس کے بعد یو ایس ایس آر اور یو ایس اے بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ انہوں نے محوری طاقتوں بنام جرمنی، اٹلی اور جاپان کے خلاف جنگ کی۔

شکل 1: ہٹلر (درمیان میں) اور گوئبلز (بائیں)
ایک مٹنگ کے بعد جاتے ہوئے۔

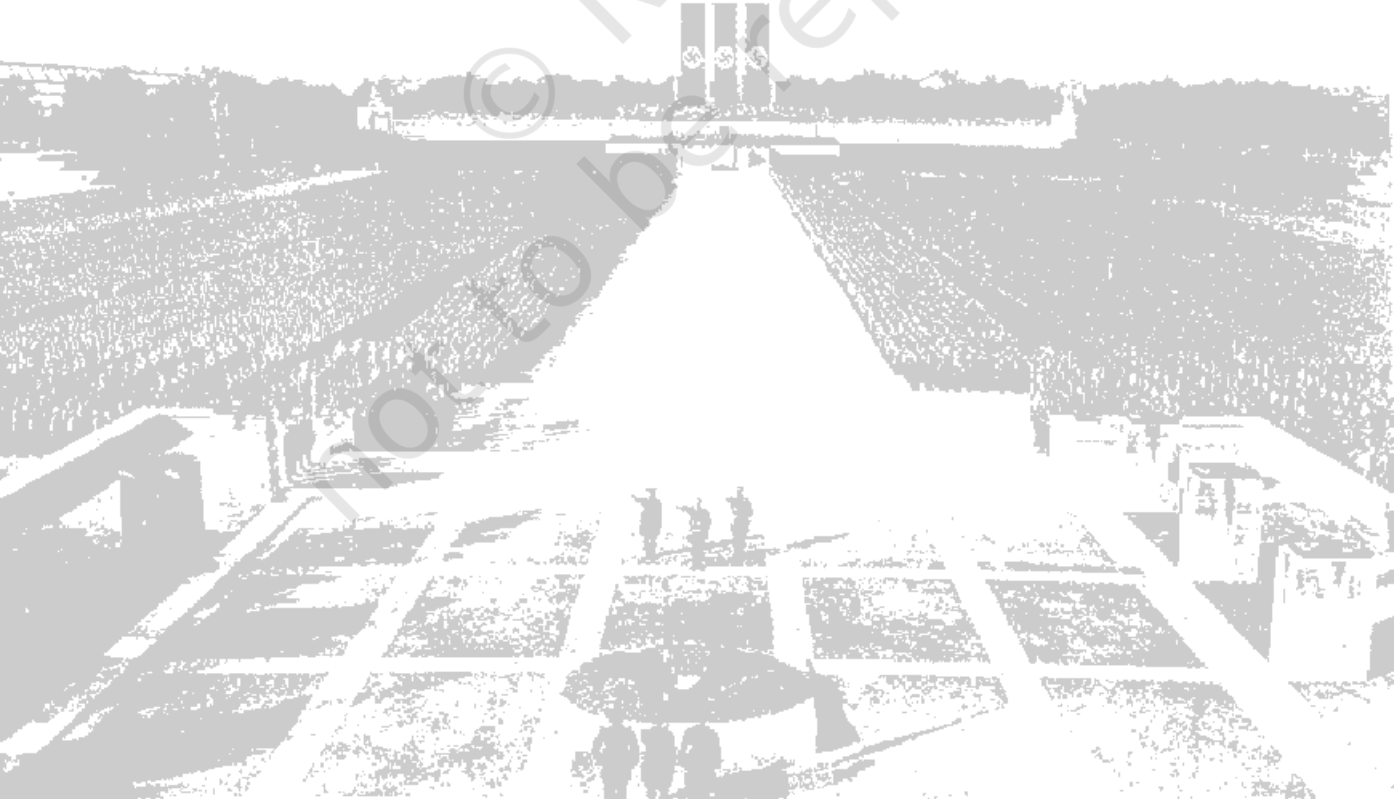
ناتسی جنگی مجرموں پر مقدمہ چلانے کے لیے نورمبرگ کے مقام پر ایک بین الاقوامی فوجی ٹری بیونل قائم کیا گیا۔ جنگ کے دوران جرمنی کا کردار، خاص طور پر ان کاموں نے جو انسانیت کے خلاف جرائم کہلائے، سنجیدہ اخلاقی اور دیگر سوالات کھڑے کئے جس کی تمام دنیا نے ملامت کی۔ یہ کام کیا تھے؟

دوسری عالمی جنگ کے سایے میں جرمنی نے نسل کشی کی جنگ چھیڑ دی جس کا نتیجہ یورپ کے معصوم شہریوں کے چنے ہوئے گروہوں کے قتل عام کی شکل میں برآمد ہوا۔ قتل کیے گئے لوگوں کی تعداد میں 60 لاکھ یہودی، 2 لاکھ چھپی اور 10 لاکھ پولینڈ کے شہری تھے۔ 70,000 ہزار وہ جرمن جو ذہنی اور جسمانی طور سے اپانچ تھے، ان کے علاوہ لاتعداد سیاسی مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے اوشوٹس (Auschwitz) جیسے مختلف مارنے کے مراکز میں انسانوں کو جدید اور اونچے پیمانے پر زہریلی گیس سے مارنے کے طریقے کی ضرورت تھی۔ نورمبرگ ٹری بیونل نے صرف گیارہ اہم ناتسی مجرموں کو موت کی سزا دی۔ کئی ناتسی مجرموں کو عمر قید ہوئی۔ برے کاموں کا بدلہ تو ضرور ملا۔ لیکن نازیوں کو جو سزا ملی وہ ان کے ارتکاب کردہ جرائم کی وسعت کے مقابلے کہیں کم تھی۔ اتحادی ہارے ہوئے جرمنی کے خلاف اس درجہ سخت دل نہیں بنتا چاہتے تھے۔ جیسا کہ پہلی عالمی جنگ کے بعد تھے۔

ہر شخص کو اس کا احساس ہوگا کہ ناتسی جرمنی کے عروج کو پہلی عالمی جنگ کے اختتام کے جرمن تجربہ کی روشنی میں تلاش کیا جاسکتا تھا۔ یہ تجربہ کیا تھا؟

منے الفاظ

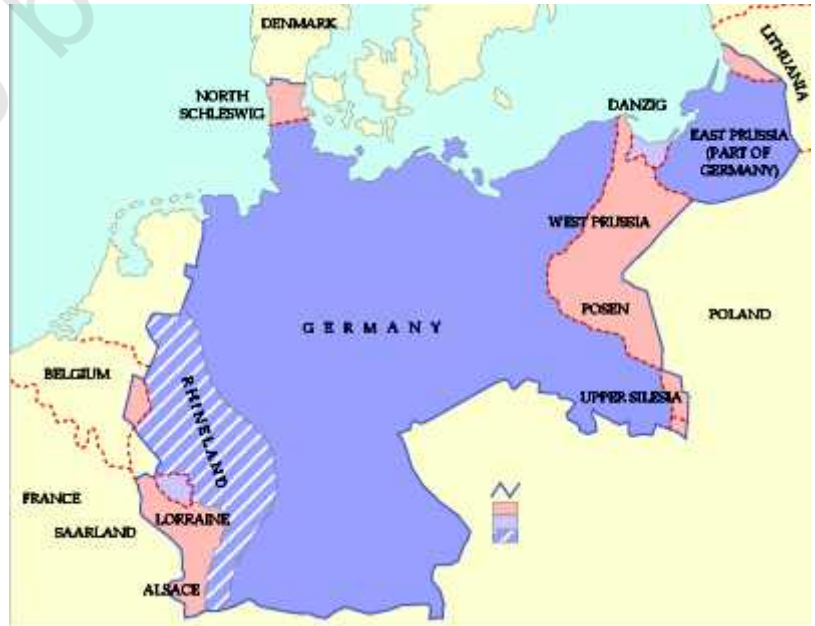
جینو سائڈل۔ اونچے پیمانے پر اس طرح مانا جس لوگوں کے کافی زیادہ تعداد کی بربادی ہو



جرمنی نے جو بیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں ایک طاقتور سلطنت تھی، آسٹریائی سلطنت کے ساتھ مل کر اتحادیوں (انگلینڈ، فرانس اور روس) کے خلاف پہلی عالم جنگ (18-1914) لڑی تمام ممالک جلد فتح حاصل کرنے کی امید میں اس جنگ میں پوری گرجوشی سے شامل ہوئے۔ لیکن ان کو یہ احساس ہی نہ تھا کہ جنگ طول پکڑے گی جس کے نتیجے میں یورپ کے وسائل پانی کی طرح بہیں گے۔ فرانس اور بلجیم پر قابض ہوتے ہوئے جرمنی کو ابتدائی فائدہ ضرور ہوا۔ تاہم 1917 کے ابتدائی حصہ میں ریاستہائے متحدہ (US) کی شمولیت سے تقویت پا کر جرمنی کے خلاف اتحادیوں کی حیثیت مستحکم ہو گئی جس کے نتیجے میں 1918 میں جرمنی اور مرکزی طاقتوں کو کمراری شکست ہوئی۔

شاہی جرمنی کی ہار اور شہنشاہ کی تخت سے دست برداری نے پارلیمانی پارٹیوں کو جرمنی نظام سلطنت میں ترمیم کرنے کا موقع فراہم کیا۔ وائٹمیر کے مقام پر قومی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور وفاقی ڈھانچے کے ساتھ جمہوری آئین قائم ہوا۔ مساوی اور عالم گیر رائے دہنگی کی بنیاد پر تمام بالغوں بشمول عورتوں کے ووٹوں سے جرمن پارلیمنٹ یا رائجٹاگ (Reichstag) کے لیے ڈیپٹیوں کا انتخاب ہوا۔

تاہم اس جمہوریت کا خیر مقدم خود اس کے عوام نے اس وجہ سے نہیں کیا کیونکہ پہلی عالمی جنگ میں جرمنی کی شکست کے بعد اس کو ایسی شرائط منظور کرنے کے لیے مجبور کیا گیا جو نہایت سخت تھیں۔ وارسا کے مقام پر اتحادیوں کے ساتھ کیا گیا معاہدہ امن نہایت سخت اور شرمناک فیصلہ تھا۔ اس معاہدہ کے تحت جرمنی کو اپنی سمندر پار نو آبادیات، اپنے 13 فیصد علاقوں اور اپنے 75 فیصد لوہے اور 26 فیصد کونکے کے ذخائر سے ہاتھ دھونا پڑا جو فرانس، پولینڈ، ڈنمارک اور لیتھوانیا میں تقسیم ہوئے۔ جرمنی کی طاقت کو کمزور کرنے



شکل 2: وارسا معاہدہ کے بعد جرمنی۔ آپ اس نقشے میں وہ حصے دیکھ سکتے

ہیں جن سے معاہدے کے بعد جرمنی کو ہاتھ دھونا پڑا۔ P/51

کے لیے اتحادی طاقتوں نے جرمنی کو غیر فوجی بنادیا۔ جنگی قصور (War Guilt Clause) سے متعلق جرمنی کو تمام نقصانات کا ذمہ دار ٹھہرایا اور اس کو 6 بلین پونڈ (600 کروڑ پونڈ) معاوضہ ادا کرنے کو مجبور کیا گیا۔ اتحادیوں نے 1920 کے دہے کے زیادہ تر حصے تک وسائل سے بھرپور رائن لینڈ کے علاقہ پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ بہت سے جرمنوں نے نہ صرف جرمنی کی ہار کے لیے بلکہ ورسائے کے مقام پر ہوئی بے عزتی کے لیے وائمری پبلک کو ذمہ دار ٹھہرایا۔

1.1 جنگ کے اثرات

نفسیاتی اور معاشی دونوں طور سے پورے براعظم پر تباہ کن اثر پڑا۔ پورا یورپ روپیہ قرض دینے کے بجائے مقرض ممالک کے زمروں میں بٹ گیا۔ بد قسمتی سے نوزائیدہ وائمری پبلک کو پرانی سلطنت کے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑی۔ جرمن جمہوریہ نے جنگی جرائم، قومی بے عزتی کا بار اپنے کندھوں پر اٹھایا اور معاوضہ ادا کرنے کے لیے مجبور ہو کر مالی طور سے اپنا بچ ہو گیا۔ جن لوگوں نے وائمری پبلک کی حمایت کی تھی، ان میں خاص طور سے سوشلسٹ، کیتھولک اور ڈیموکریٹس، قدامت پسند نیشنلسٹ انداز فکر کے لوگ نشانہ بنے۔ ان کو ”نومبر کے مجرم“ کہہ کر ان کا مذاق اڑایا گیا۔ 1930 کے ابتدائی دہے میں رونما ہوئے سیاسی حالات پر اس انداز فکر کا گہرا اثر پڑا جیسا کہ ہم آگے پڑھیں گے۔

یورپی سماج اور نظام ریاست پر پہلی عالمی جنگ نے گہری چھاپ چھوڑی۔ سماج کے اندر فوجیوں کا رتبہ شہریوں سے بالاتر ہو گیا۔ سیاست داں اور صحافیوں نے مردوں کو جارج، مضبوط اور مردانہ بننے پر کافی زور دیا۔ میڈیا نے خندقوں میں گزاری زندگی کی تعریف میں پل باندھنے شروع کیے۔ تاہم سچائی یہ تھی کہ ان خندقوں میں فوجیوں کی زندگی قابل رحم تھی جن کے چاروں طرف نعشوں کو کھانے والے چوہے گھومتے رہتے تھے۔ انہوں نے زہریلی گیسوں اور دشمن کی گولہ باری کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور جلد ہی ان کی لائون میں کٹاؤ آتا گیا۔ جارحیت پر مبنی جنگی پروپیگنڈے اور قومی احترام نے عوامی دائرے میں مرکزی مقام پایا، جب کہ قدامت پسند آمرانہ رہنمائی کے لیے عوامی حمایت مضبوط ہوئی جو ابھی جلد ہی وجود میں آئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ جمہوریت ابھی نوزائیدہ تھی جو بین یورپی جنگ کے غیر مستحکم حالات میں ٹک نہ سکی۔

1.2 سیاسی ریڈیکل واد اور معاشی بحران

وائمری پبلک کی پیدائش روس میں بالشویک انقلاب کے نمونے پر اسپارٹاکسٹ لیگ کی انقلابی بغاوت کے ساتھ ٹکرائی۔ بہت سے شہروں میں مزدوروں اور جہازیوں کی سوویتیت قائم ہوئیں۔ برلن کے سیاسی ماحول میں سوویت طرز کی حکومت کے مقابلے کا زور تھا۔ سوشلسٹوں، ڈیموکریٹوں اور کیتھولک جیسے اس کے مخالفین جمہوری ریپبلک کو ایک شکل دینے کے لئے وائمر میں یک جا ہوئے۔ وائمری پبلک نے اس بغاوت کو آزاد دستے نام کی تنظیم کی مدد سے کچل کر رکھ دیا۔ بعد میں ناراض اسپارٹکسٹوں نے جرمن



شکل 3: اسپارٹاسسٹ نام سے مشہور ریڈیکل گروپ کی منظم کی ہوئی یہ ایک ریلی ہے۔ برلن۔ 1918-19 کی سردیوں میں لوگ برلن کی گلیوں میں جمع ہو گئے۔ سیاسی مظاہرے کرنا ایک عام بات ہو گئی۔

نئے الفاظ

ڈپلیٹ۔ بہت گھٹا دینا، ختم کر ڈالنا
ریپریشن۔ تاوان، تلافی

کمیونسٹ پارٹی قائم کی۔ اس کے بعد سے کمیونسٹ اور سوشلسٹوں میں کبھی بھی مصالحت نہ ہو سکی اور دونوں ایک دوسرے کے دشمن بن گئے اور ہٹلر کے خلاف ایک مشترکہ محاذ نہ بن سکا۔ انقلابیوں اور قوم پرست انتہا پسندوں نے بنیادی حل کے لیے درخواست کی۔

1923 کے معاشی بحران نے سیاسی ریڈیکل واد کو مزید ہوا دی۔ جرمنی نے جنگ زیادہ تر قرضوں پر لڑی تھی۔ جس کو اسے سونے کی شکل میں جنگی ہرجانہ ادا کرنا پڑا۔ اس سے سونے کے ذخائر کم ہو گئے۔ جب کہ وسائل کی کمی تھی۔ آخر کار 1923 میں جرمنی نے ادائیگی سے صاف انکار کر دیا جس کے جواب میں فرانسیسیوں نے کوئٹے پر قابض ہونے کے لیے اس کے اہم صنعتی علاقے روہر (Ruher) پر قبضہ کر لیا۔ جرمنی نے اس کا جواب مجہول مدافعت سے دیا اور اندھا دھند کاغذ کی کرنسی چھاپ ڈالی۔ جب چھپا ہوا روپیہ گردش میں بہت زیادہ ہو گیا، جرمن مارک کی قیمت گر گئی۔ اپریل میں یوایس ڈالر کی تحت 24,000 جرمن مارک جولائی میں 3,53,000 مارک، اگست میں 46,21,000 مارک اور دسمبر تک گر کر 9,88,60,000 مارک تک آ گئی، یہ شکل اربوں تک جا پہنچی۔ جو جوں مارک کی قیمت لڑکھڑاتی گئی، اشیاء کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگی تھیں۔ جرمنوں کی ان تصاویر نے بڑی شہرت پائی جن میں ایک ڈبل روٹی خریدنے کے لیے گاڑی بھر کرنسی جارہی ہے، جس سے پوری دنیا کو ہمدردی ہوئی۔ یہ بحران شدید زرخیز (Hyperinflation) کا پھیلاؤ کہلایا جو ایک ایسی صورت ہوئی جس میں اشیاء کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگتی ہیں۔



شکل 4: 1923 میں اجرتوں کی ادائیگی کے لئے برلن میں ٹوکریوں اور گھوڑا گاڑیوں میں لاد کر لے جاتے ہوئے کاغذ کی کرنسی جرمن مارک کی قیمت اس درجہ گر گئی کہ معمولی سی چیز کے لئے بھاری رقم ادا کرنی پڑتی تھی۔



شکل 5: بے گھر لوگ رات گزارنے کے لئے قطار میں کھڑے اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے۔

آخر کار امریکیوں نے دخل اندازی کی اور ڈاز منصوبے کو شروع کرتے ہوئے جرمنوں پر مالی بوجھ کو کم کرنے کے لئے ہر جانے کی شرائط دوبارہ تیار کیں۔

1.3 کساد بازاری کے سال

1924 اور 1928 کے درمیان کچھ استحکام دکھائی دیا۔ لیکن اس کی بنیاد کمزور تھی۔ جرمنی کی سرمایہ کاری اور صنعتی بازیابی مکمل طور سے چھوٹی مدت کے قرضوں پر منحصر تھی جس میں زیادہ تر امریکی قرضے تھے۔ جب 1924 میں وال اسٹریٹ اسٹاک مارکیٹ نیچے آئی تو یہ حمایت بھی واپس لے لی گئی۔ قیتوں میں کمی کے خوف سے لوگوں نے اپنے حصص بیچنے کی دیوانہ وار کوششیں شروع کر دیں۔ صرف 24 اکتوبر کے دن ہی 13 بلین حصص (ایک کروڑ 30 لاکھ) فروخت ہوئے۔ یہ عظیم معاشی کساد بازاری کی ابتداء تھی 1929 اور 1932 کے درمیان یو ایس اے کی قومی آمدنی آدھی رہ گئی۔ کارخانے بند ہو گئے۔ برآمدات نیچے آ گئیں۔ کسانوں کو بری طرح نقصان ہوا اور سٹے بازوں نے بازار سے اپنا روپیہ اٹھالیا۔ یو ایس معیشت میں اس سرد بازاری کے اثرات عالمی طور سے محسوس کیے گئے۔

اس معاشی بحران سے جرمن معیشت بری طرح مجروح ہوئی۔ 1932 میں 1929 کے مقابلے میں پیداوار میں 40 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مزدوروں کو اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھونا پڑا یا ان کو اجرتیں گھٹا کر ادا کی گئیں۔ بیکار لوگوں کی تعداد بے مثال طور سے 60 لاکھ ہو گئی۔ حالت یہ ہو گئی کہ جرمنی کی سڑکوں پر آپ لوگوں کو اپنے گلے میں لٹکائے کارڈوں کو دیکھ سکتے تھے جس پر لکھا تھا، ”کسی بھی کام کے لیے راضی“، بیکار نوجوان یا تو تاش کھیلے رہتے تھے یا پھر گلیوں میں بیٹھے رہتے تھے یا پھر ناامیدی کی حالت میں اپنے مقامی روزگار دفترزوں کے سامنے لائنوں میں کھڑے دکھائی دیتے تھے۔ جب ملازمتوں کے راستے بند ہوئے تو نوجوانوں نے مجرمانہ سرگرمیاں شروع کر دیں اور مکمل ناامیدی ایک عام بات بن کر رہ گئی۔

نئے الفاظ

وال اسٹریٹ اسٹیج: یو ایس اے میں واقع دنیا کی سب سے بڑی حصص بازار کا نام ہے۔



شکل 6: لائن پر سوتے ہوئے ایک بیکار آدمی۔ کساد بازاری کے دوران بیکاروں کو نہ تو اجرت کی امید تھی اور نہ سر چھپانے کی جگہ کی سردراتوں میں چھت کے نیچے سر چھپانے کی ضرورت ہوتی تھی تو ان کو اس طرح سونا پڑتا تھا۔

معاشی بحران نے عوام کے اندر تفکرات اور خوف کا عالم پیدا کیا۔ متوسط طبقات نے خاص طور سے تنخواہ دار ملازم اور پینشن یافتہ لوگوں نے اپنی بچتوں کو اس وقت گھٹتے ہوئے دیکھا جب کرنسی کی قیمت گر گئی۔ چھوٹے چھوٹے تاجروں، خود ملازموں خوردہ فروشوں کو اپنی تجارت میں اس وقت نقصان ہوا جب ان کی تجارت برباد ہوئی۔ یہ لوگ پرولیتاریت کاری سے خوف زدہ تھے۔ انھیں ڈر تھا کہ اگر طریقہ یہی رہا تو وہ ایک دن مزدور بن کر رہ جائیں گے یا ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی روزگار ہی نہ رہے۔ صرف منظم کام کرنے والے ہی اپنا سر پانی سے اوپر رکھنے میں کامیاب ہو سکتے تھے۔ لیکن بیکاری نے ان کی سودے بازی کی طاقت کو کمزور کر ڈالا تھا۔ بڑی تجارت پر بھی بحرانی کیفیت طاری تھی۔ کسانوں کی

ایک بڑی تعداد ذراعتی پیداوار کی قیمتوں میں تیزی سے گراوٹ کی وجہ سے متاثر تھی۔ نوجوانوں کو اپنا مستقبل تاریک دکھائی دے رہا تھا۔ وہ عورتیں جو اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے میں ناکام تھیں، ناامیدی کے احساس میں مقید تھیں۔

وائمری پبلک کی سیاسی حالت بھی نازک تھی۔ وائمر کے آئین میں چند موروثی خامیاں تھیں جس نے اس کو غیر مستحکم اور تانا شاہی کے تحت غیر محفوظ بنا دیا۔ ایک نسبتی نمائندگی کا اصول بھی موجود تھا۔ اُس اصول کی وجہ سے کسی بھی ایک پارٹی کے لئے اکثریت حاصل کرنا لگ بھگ ناممکن تھا۔ ان حالات میں مخلوط حکومت برسرِ اقتدار آتی تھی۔ دوسری کمزوری دفعہ 48 تھی جس نے صدر کو ہنگامی حالات نافذ کرنے شہری حقوق ملتوی کرنے اور فرمان کے ذریعہ حکومت چلانے کے اختیار دیئے تھے۔ اپنی مختصر سی زندگی میں وائمری پبلک نے بیس مختلف کابینائیں دیکھیں جن کی اوسط مدت 239 دن تھی اور ساتھ ہی دفعہ 48 کا استعمال بڑی فراخ دلی سے ہوا۔ لیکن اس کے باوجود بحرانی کیفیت کو روکا نہ جاسکا۔ جمہوری پارلیمانی نظام سے عوام کا بھروسہ اٹھ گیا جس کے سامنے نئے مسائل کا کوئی حل موجود نہ تھا۔

نئے الفاظ

پرولیسٹر بنائزش۔ محنت کش طبقہ کی سطح تک پہنچ جانا



معیشت، نظام ریاست اور سماج میں آئے بحران نے ہٹلر کو اقتدار پر قابض ہونے کا موقع فراہم کیا۔ آسٹریا میں 1889 میں پیدا ہوئے ہٹلر نے اپنا جوانی کا زمانہ غربت میں گزارا۔ جب پہلی عالمی جنگ چھڑی تو اس نے اپنا نام فوج میں درج کروایا۔ محاذ جنگ میں پیغام رسانی کا کام کیا جس کے بعد وہ کارپورل بنا اور اپنی بہادری کے لیے تمغے حاصل کیے۔ جرمنی کی ہار سے وہ خوف زدہ ہو گیا اور ورسائے معاہدہ نے اسکو آگ بگولہ کر دیا۔ 1919 میں وہ ایک چھوٹے سے گروہ میں شامل ہوا جس کا نام جرمن ورکرز پارٹی (German Worker's Party) تھا۔ اس نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے اس تنظیم کی رہنمائی اور اس کا نیا نام نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی رکھا۔ یہی پارٹی نازی پارٹی کے نام سے مشہور ہوئی۔

1923 میں اس نے بوایریا (Bavaria) پر قبضہ کرنے، برلن تک مارچ کرنے اور اقتدار پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ وہ اپنے اس منصوبے میں ناکام رہا۔ اس لیے گرفتار ہو کر عداری کے الزام میں اس پر مقدمہ چلا اور اس کے بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ 1930 کے ابتدائی دہے تک نازی عوامی حمایت سے محروم رہے۔ لیکن عظیم کساد بازاری کے زمانے میں نازی ازم ایک عوامی تحریک بن کر ابھرا۔ جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ 1929 کے بعد بینکنیں لڑکھڑا گئیں، تجارت بند ہو گئی، کام کرنے والے اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور متوسط طبقہ مفلسی اور محرومی کا شکار ہوا۔ ان حالات میں نازی پروپیگنڈے کی جوشیلی زبان نے ایک بہتر مستقبل کی امیدیں پیدا کر دیں۔ 1928 میں نازی پارٹی نے جرمن پارلیمنٹ (رائخ ٹاگ) میں 2.6 فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل نہیں کیے۔ 1932 تک یہ 37 فیصد ووٹ حاصل کر کے جرمنی کی سب سے بڑی طاقت بن چکی تھی۔



شکل 7: نومبر 1938 میں پارٹی کانگریس میں ہٹلر کا خیر مقدم۔

نئے الفاظ

پروپیگنڈا۔ ایک ایسا مخصوص پیغام جس کا مقصد لوگوں کی ایک رائے پر براہ راست اثر ڈالنا ہو (پوسٹر، فلموں اور تصاویر وغیرہ کے ذریعہ)

شکل 8: نیورمبرگ کی ریلی، 1936ء، اس طرح کی ریلیاں ہر سال ہوتی تھیں۔ جب ہٹلر مختلف تنظیموں کے سامنے سے گزرتا تھا تو ناتیسی اقتدار کے مظاہرے ایک اہم پہلو تھا، وہ اس کے تحت اپنی وفاداری کی قسم کھاتے اور اس کی تقاریر سنتے تھے۔



ہٹلر ایک بہترین مقرر تھا۔ تقریر کے دوران اس کے جذبات اور الفاظ نے عوامی ہمدردی حاصل کی۔ اس نے ایک مضبوط قوم بنانے، معاہدہ ورسائے کی بے انصافی کو مٹانے اور جرمن عوام کے کھوئے وقار کو واپس لانے کا وعدہ کیا۔ اس نے کام کی تلاش میں مارے مارے پھرتے نوجوانوں سے ملازمت اور ان کے لیے ایک محفوظ مستقبل کا وعدہ کیا۔ اس نے جرمنی کے خلاف تمام غیر ملکی اثرات اور تمام غیر ملکی ”سازشوں“ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا وعدہ کیا۔

ہٹلر نے سیاست کے ایک نئے طریقے کی ایجاد کی۔ وہ عوام کو حرکت میں لانے میں رسوم اور مظاہرے کی اہمیت کو بخوبی جانتا تھا۔ نازیوں نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہٹلر کے لیے حمایت حاصل



شکل 9: ایس اے اور ایس ایس کو مخاطب کرتے ہوئے ہٹلر لوگوں کی پھیلی ہوئی اور سیدھی قطاروں کو غور سے دیکھنے۔ ایسی تصاویر کا مقصد ناتیسی تحریک کی شان و شوکت اور طاقت کا مظاہرہ تھا۔

کرنے اور لوگوں میں اتحاد کا احساس جاگزیں کرنے کے لیے بھاری بھرکم ریلیوں اور عوامی اجلاس کا انعقاد کیا۔ سواستک نشان لگے جھنڈے ناتیسی طرز اسلامی اور تقاریر کے بعد داد تحسین کے مخصوص طریقے، طاقت کے اس شاندار نظارے کا حصہ تھے۔

ناتیسی پروپگنڈے نے بڑی مہارت سے ہٹلر کو ایک مسیحا کی شکل میں پیش کیا، ایک ایسے شخص کی شکل میں جو لوگوں کو ان کی پریشانیوں سے نجات دلانے کے لیے آیا تھا۔ یہ ایک ایسی شبیہ ہے جن کا وقار اور فخر کا جذبہ مجروح ہو چکا تھا اور جو نہایت شدید قسم کے معاشی اور سیاسی بحران میں زندگی گزار رہے تھے۔

2.1: جمہوریت کا قتل

30 جنوری 1933 کو صدر ہنڈن برگ نے ہٹلر کو چانسلر کا عہدہ پیش کیا جو کہ وزراء کی کابینہ میں بلند ترین مقام تھا۔ اب تک نازی قدامت پسندوں کو اپنی مقصد برآوری کے لیے تیار کر چکے تھے۔ اپنے ہاتھ میں اقتدار لے کر ہٹلر جمہوری حکومت کو مٹانے کے لیے تیار ہو چکا تھا۔ ایک پراسرار آگ نے جو فروری میں جرمن پارلیمنٹ کی عمارت میں لگی، اس کی چال کو کامیاب بنانے میں مدد کی۔ 28 فروری 1933 کے ”آگ فرمان“ (Fire Decree) کے تحت تقریر پر پریس اور جلسہ کرنے جیسے شہری حقوق کو غیر متعینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا جن کی گارنٹی وائمر آئین نے دی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنے سب سے بڑے دشمن کمیونسٹوں کی جانب اپنا رخ کیا۔ جن میں زیادہ تر حریف، نئے قائم کیے گئے کنسنٹریشن کیمپوں میں بھیج دیے گئے۔ کمیونسٹوں کی بیخ کنی بڑی سختی سے کی گئی۔ 5 لاکھ کی آبادی والے چھوٹے سے شہر ڈیوسلڈراف کے گرفتار شدہ میں باقی بچے 6,808 میں سے 1440 تنہا کمیونسٹ تھے۔ تاہم یہ صرف 52 قسم کے مظلوم گروپوں میں سے ایک تھے جن کو نازیوں نے پورے ملک میں موت کے گھاٹ اتارا تھا۔

3 مارچ 1933 کو مشہور اقتدار سونپنے کا ایکٹ (Enabling Act) پاس ہوا۔ اس قانون کے تحت جرمنی میں آمرانہ حکومت قائم ہوئی۔ اس قانون نے ہٹلر کو پارلیمنٹ کو نظر انداز کرنے اور فرمان کے ذریعہ حکومت کرنے کے اختیار سونپ دیے۔ نازی پارٹی اور اس سے ملحق تنظیموں کو چھوڑ کر تمام سیاسی پارٹیاں اور ٹریڈ یونینوں کو ممنوع قرار دیا گیا۔ معیشت، میڈیا، فوج اور عدلیہ پر ریاست کا مکمل کنٹرول قائم ہوا۔ پورے سماجی نظام کو کنٹرول کرنے کے لیے نازیوں نے اپنے حساب سے نگرانی جاری رکھی اور محافظ فوج بنائی۔ ہری وردی والی باقاعدہ پولیس اور ایس اے یا دھاوا بولنے والے جتھے (Storm Troopers) کے علاوہ ان میں گیتاپو (خفیہ ریاستی پولیس)، ایس ایس (فوجداری پولیس) اور سیکورٹی سروس (ایس ڈی) شامل تھیں۔ اس نئی منظم فوج کا آئین سے الگ ہٹ کر بھی اختیار تھا جس نے نازی ریاست کو سب سے زیادہ خوفناک جرائم پیشہ ریاست کے طور پر شہرت دلائی۔ اب لوگوں کو گستاخوں کے ذریعہ قائم کیے گئے ایذا رسانی کے چیمبرس میں روکا جاسکتا تھا۔ کنسنٹریشن کیمپوں میں گھیر کر لایا جاسکتا تھا۔ اپنی مرضی سے کسی بھی دوسرے مقام پر لے جایا جاسکتا تھا اور کوئی بھی قانونی طریقہ اختیار کیے بغیر گرفتار کیا جاسکتا تھا۔ اس پولیس فورس کو بے خوف ہو کر کام کرنے کے اختیار حاصل تھے۔

نئے الفاظ

کنسنٹریشن کیمپ۔ ایک ایسا کیمپ جہاں کسی مناسب قانونی طریقہ کار کے بغیر سماج سے علیحدہ ڈال کر انہیں قید کیا جاتا تھا اس کیمپ کے چاروں طرف بجلی دوڑتے تاروں سے حصار کیا جاتا تھا۔ یہاں قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی اور ظالمانہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔

2.2 تعمیر نو

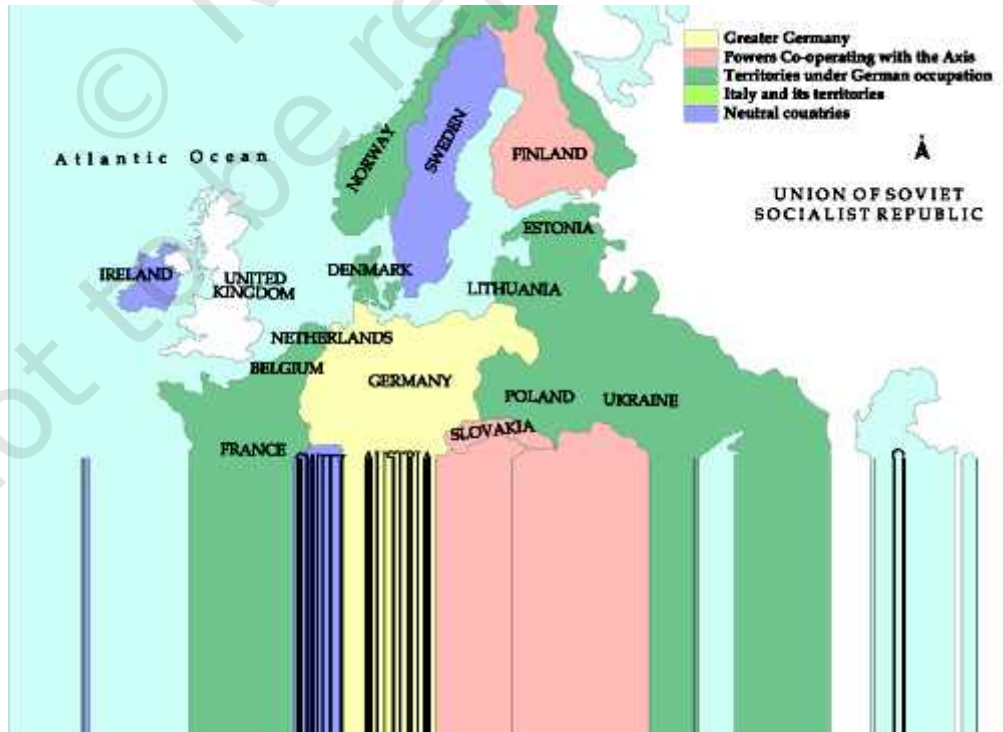
ہٹلر نے معاشی بازیافت کی ذمہ داری ماہر معاشیات ہیلمارشاخٹ (Hjalmar Schacht) کو سونپی جس کا مقصد ریاستی امداد یافتہ روزگار پروگرام کے ذریعہ پوری پیداوار اور سب کے لیے ملازمت مہیا کرنا تھا۔ اسی پروجیکٹ کے تحت مشہور ”سپر شاہراہیں اور عوامی کار“ فاکس واگن بنائی گئیں۔



ہٹلر کو خارجہ پالیسی میں بھی بڑی تیزی سے کامیابی ملی۔ 1933 میں وہ انجمن اقوام (League of Nations) سے باہر آ گیا، 1936 میں رائن لینڈ پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور ایک نعرے ”ایک قوم، ایک سلطنت اور ایک رہنما“ کے تحت 1938 میں آسٹریا کا الحاق جرمنی سے کر لیا۔ اس کے بعد اس نے چیکوسلوواکیہ سے جرمن بولنے والے سوڈان ٹن لینڈ (Sudentenland) کے لیے مجاز آرائی شروع کی اور پورے ملک ہی کو ہڑپ کر لیا۔ اپنی ان تمام کارروائیوں میں اس کو انگلینڈ کی خاموش حمایت حاصل تھی جس کا خیال تھا کہ ورسائے کا فیصلہ نہایت سخت تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ملک کے اندر اور پھر باہر تیزی سے حاصل کی ہوئی ان کامیابیوں نے جرمنی کی تقدیر ہی بدل کر رکھ دی تھی۔

شکل 10: پوسٹر اعلان کرتا ہے ”آپ کی فاکس واگن“ (Volks Wagen) ایسے پوسٹر یہ خیال پیش کرتے تھے کہ ایک معمولی مزدور کے لئے کار کھنا اب صرف ایک خواب نہ تھا۔

تاہم، ہٹلر اس مقام تک پہنچ کر بھی نہیں رکا۔ شاخت (Schacht) نے افواج کو دوبارہ مسلح کرنے کے لیے بڑا سرمایہ لگانے کے خلاف ہٹلر کو صلاح دی تھی کیونکہ ریاست اب بھی خسارے کی سرمایہ کاری پر چل رہی تھی۔ تاہم نازی جرمنی میں محتاط اور عاقبت اندیش لوگوں کے لیے کوئی گنجائش نہ تھی اس لیے شاخت کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔ سرپرمنڈ لاتے معاشی بحران سے باہر آنے کے لیے ہٹلر نے جنگ کا راستہ اختیار کیا۔ اب علاقوں کی توسیع کے ذریعہ وسائل اکٹھا کرنے کا راستہ کھلا تھا۔ ستمبر 1939 میں جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ اس کی وجہ سے فرانس اور انگلینڈ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ستمبر 1940 میں جرمنی نے اٹلی اور جاپان کے ساتھ معاہدے پر دستخط کیے۔ اس معاہدے سے بین الاقوامی برادری میں ہٹلر کا دعویٰ اور بھی زیادہ مضبوط ہو گیا۔ یورپ کے بڑے بڑے حصوں میں نازی جرمنی کی حامی کھ پتلی حکومتیں قائم کی گئیں۔ 1940 کے آخر تک ہٹلر اپنے اقتدار کی بلندیوں کو چھو چکا تھا۔



شکل 11: (نقشہ): نازی اقتدار کی توسیع: یورپ 1942

اب ہٹلر مشرقی یورپ کو فتح کرنے کے طویل المدتی مقصد حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ وہ جرمن عوام کے لیے غذائی رسد اور رہنے کی جگہ کو یقینی بنانا چاہتا تھا۔ اس نے جون 1941 میں سوویت یونین پر حملہ کر دیا۔ اس تاریخی فاش غلطی میں ہٹلر نے جرمنی کے مغربی محاذ کو برٹش ہوائی حملوں اور مشرقی محاذ کو بڑھتی ہوئی سوویت طاقتور افواج کے لئے کھلا چھوڑ دیا۔ سرخ افواج نے اسٹالن گراڈ کے مقام پر جرمنی کو کراہی اور شرمناک شکست دی۔ جس کے بعد سوویت سرخ افواج نے واپس لوٹتے جرمن فوجیوں کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ وہ برلن کے قلب تک جا پہنچیں جس کے بعد آدھی صدی تک پورے مشرقی یورپ پر سوویت تسلط قائم رہا۔

اسی دوران یو ایس اے نے خود کو جنگ میں شامل ہونے سے روک رکھا تھا۔ وہ پہلی عالمی جنگ سے پیدا شدہ تمام معاشی مسائل کا دور بارہ سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ بھی زیادہ مدت تک جنگ سے باہر نہ رہ سکا۔ جاپان مشرق کی جانب اپنی طاقت کی توسیع کر رہا تھا۔ وہ فرانسیسی انڈوچائنا پر بھی قابض ہو چکا تھا اور بحر الکاہل میں واقع یو ایس بحری اڈے پر حملہ کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ جب جاپان نے ہٹلر کی حمایت کی اور پرل ہاربر پر واقع امریکی بحری بیڑے پر ہوائی حملہ کیا تو وہ بھی دوسری عالمی جنگ میں شامل ہو گیا۔ آخر کار مئی 1945 میں ہٹلر کی ہار ہوئی اور امریکہ کے ذریعہ اگست 1945 میں جاپان میں شہر ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے کے ساتھ جنگ ختم ہو گئی۔

دوسری عالمی جنگ کے مختصر بیان کے بعد اب ہم ہیٹلر اور اس کے باپ کی کہانی کی جانب لوٹے ہیں جو جنگ کے دوران نازی جرائم کی ایک کہانی ہے۔



شکل 12: ہندوستان میں اخبارات نے جرمنی کے واقعات پر خبریں چھاپیں۔

مآخذ A

”کیونکہ یہ زمین نہ تو کسی کو دی گئی ہے اور نہ کسی کو تحفے کے طور پر ملی ہے۔ یہ تو صرف قسمت نے ان لوگوں کو انعام میں دی ہے جن کے دلوں میں اس کو فتح کرنے کی ہمت اور اس پر ہل چلانے کی جسمانی طاقت ہے۔ دنیا کا ابتدائی حق زندہ رہنے کا حق ہے بشرطیکہ اسے بنائے رکھنے کی قوت ہے۔ اس لئے اس حق کی بنیاد پر، آبادی کے سائز کے مطابق کسی علاقے کو حاصل کرنا اس قوم کی توانائی پر منحصر ہوتا ہے۔“

ہٹلر، ہیکرٹ بک، (ایڈیٹور ڈیٹیلر)

مآخذ B

”اس دور میں جب کہ دنیا بتدریج ریاستوں میں تقسیم کی جا رہی ہے، کچھ ممالک تو ایسے ہیں جنہوں نے پورے کے پورے براعظموں پر قبضہ کر رکھا ہے، ہم تشکیل کے ایسے تعلق میں ایک ایسی عالمی طاقت کی بات نہیں کر سکتے جس کے اصل سیاسی محافظ ملک کا بے نکار قبضہ صرف پانچ سو مربع کلومیٹر میں محدود ہے۔“

ہٹلر، مین کمپف (میری حد جہد) صفحہ 644

سرگرمی

مآخذ A اور B پڑھیں

یہ ہٹلر کے سامراجی منصوبوں کے بارے میں کیا بتاتے ہیں؟
آپ کے خیال میں مہاتما گاندھی ہٹلر سے ان خیالات کے بارے میں کیا کہتے؟

نئے الفاظ

نارڈی جرمن آریہ:

ان لوگوں کی ایک شاخ جن کی درجہ بندی آریوں میں کی گئی تھی، اُن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شمالی یورپی ممالک کے باشندے تھے اور یہ جرمن یا متعلقہ اصل سے تھے۔

ناسیوں نے جو جرم کیے اس کا تعلق خاص طرح کے عقیدوں اور طور طریقوں سے تھا۔ ناسی نظریہ ہٹلر کے عالمی تصور کے مترادف تھا۔ اس تصور کے مطابق انسانوں میں کوئی مساوات نہیں ہے بلکہ ان میں صرف نسلی حفظ مراتب ہے اس تصور کے مطابق بلائٹ، سنہرے بالوں اور نیلی آنکھوں والے نارڈی (ایک مخصوص نسل) جرمن آریہ سب سے اعلیٰ نسل کے تسلیم کیے گئے جب کہ یہودیوں کو سب سے نچلے درجے میں رکھا گیا۔ ان کو نسل مخالف اور آریوں کا سب سے بڑا دشمن مانا گیا۔ بقیہ تمام رنگ دار اقوام کو ان کی بیرونی شکل و صورت کی بنیاد پر درمیان میں رکھا گیا۔ ہٹلر نے نسل پرستی کا نظریہ چارلس ڈارون اور ہربرٹ اسپنسر جیسے مفکرین سے مستعار لیا تھا۔ ڈارون ایک ایسا قدرتی سائنس داں تھا جس نے ارتقا کے تصور اور قدرتی انتخاب کے تصور کے ذریعہ پودوں اور جانوروں کی تخلیق کو واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہربرٹ اسپنسر نے اس کے بعد بقائے نسب (Survival of the Fittest) کا نظریہ بھی جوڑ دیا۔ اس نظریہ کے مطابق زمین پر صرف وہی انواع باقی رہتی ہیں جو آب و ہوائی حالات کے مطابق خود کو ڈھال لیتی ہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ڈارون نے انتخاب کے قدرتی عمل میں انسانی دخل اندازی کی کبھی وکالت نہیں کی۔ تاہم مفتوحہ اقوام پر شہنشاہی حکمرانی کو حق بجانب ماننے کے لیے نسل پرست مفکرین اور سیاست دانوں نے اس کے نظریات کو اپنالیا۔ ناسیوں کی دلائل سادہ تھیں۔ طاقتور ترین نسل باقی رہے گی اور کمزور فنا ہو جائیں گی۔ آریہ نسل اعلیٰ ترین نسل تھی اس کو اپنے خالص پن کو برقرار رکھنا ہوگا۔ زیادہ مضبوط ہونا پڑے گا اور دنیا پر غلبہ قائم کرنا ہوگا۔

ہٹلر کے نظریے کا دوسرا پہلو لیبینس راؤم (Lebensraum) یا رہنے کے لیے جگہ کے ارضیاتی سیاسی تصور سے وابستہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ آباد کاری کے لیے علاقے حاصل کرنا ضروری تھا اس سے مادر وطن کا رقبہ بھی بڑھے گا، اور نئے علاقوں میں جا کر بسنے والوں کو اپنی اصل سرزمین کے ساتھ گہرے تعلقات بنائے رکھنے میں مشکل بھی پیش نہیں آئے گی۔ اس سے جرمن قوم کے مادی وسائل اور طاقت بھی بڑھے گی۔ ایک ہی جگہ پر جغرافیائی طور سے تمام جرمنوں کو مرکوز کرنے کے لیے ہٹلر نے مشرق کی جانب بڑھتے ہوئے جرمن سرحدوں کو بڑھانے کا ارادہ کیا۔ اس تجربے کے لیے پولینڈ کو تجربہ گاہ بنایا۔

3.1 نسلی ریاست کا قیام

اقتدار میں آنے کے بعد وسیع تر سلطنت میں خالص جرمنوں کی ایک مخصوص نسلی قوم بنانے کے اپنے خواب کو پورا کرنے کے لئے ان تمام لوگوں کا صفایا شروع کیا جو ناپسندیدہ سمجھے جاتے تھے۔ ناسی صرف ”خالص اور صحت مند نارڈی آریوں کا سماج بنانا چاہتے تھے۔ تنہا ان ہی کو پسندیدہ، سمجھا گیا۔ صرف ان ہی کو خوش حال بننے اور ترقی کرنے کا اہل سمجھا گیا اور ان تمام لوگوں کے برخلاف جن کی درجہ بندی ناپسندیدہ، اقوام میں کی گئی تھی، اپنی تعداد بڑھانے کا اہل سمجھا گیا۔ اس کا یہ مطلب تھا کہ ان جرمنوں کو بھی جو غیر خالص یا



شکل 13 1943-1944 میں پولیس چھپی جماعت کے ساتھ جو آؤچ وڈ کی طرف ملک بدر کئے جا رہے ہیں

بہت سے ان دوسرے ناتسی افسران کے ساتھ مل کر ہلمیٹھ کے باپ نے ایسے بے شمار جرمنوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جنہیں ذہنی یا جسمانی طور سے نارمل سمجھا گیا تھا۔

تنہا یہودی قوم ہی کی درجہ بندی ناپسندیدہ لوگوں کی حیثیت سے نہیں کی گئی تھی۔ اس زمرے میں متعدد دوسری اقوام بھی شامل تھیں۔ ناتسی جرمنی میں رہنے والے چھپیوں (خانہ بدوش) اور سیاہ فام لوگوں کو نسلی طور پر گھنیا مانا گیا جن کی وجہ سے برتر آریائی نسل کے خون میں ملاوٹ کا خطرہ تھا اُن پر بے شمار ظلم و ستم ڈھائے گئے۔ روسیوں اور پولینڈ کے باشندوں کو بھی تحت الانسان (انسان سے کم درجے کا) سمجھا گیا، اس لئے وہ انسانی ہمدردی کے اہل نہ تھے۔ جب جرمنوں نے پولینڈ اور روس کے کچھ حصوں پر قبضہ کیا تو مقامی لوگوں کو خوفناک حالات میں غلام مزدور کی حیثیت سے کام کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ان میں سے بہت سے لوگ سخت کام اور بھوک کی وجہ سے مر گئے۔

ناتسی جرمنی میں سب سے زیادہ مظالم یہودیوں پر ہوئے۔ یہودیوں کے خلاف ناتسی نفرت کی ایک وجہ اُن کے خلاف پہلے سے چلی آرہی عیسائیوں کی روایتی نفرت تھی۔ عیسائی یہودیوں پر حضرت عیسیٰ کو قتل کرنے والے مذہبی قاتل اور سودخوروں کا الزام عائد کرتے آرہے تھے۔ عہد وسطیٰ تک یہودیوں کے لیے زمینی ملکیت رکھنا ممنوع تھا۔ ان کی بقا صرف تجارت اور سودی کاروبار کی بنیاد پر ممکن ہو سکی۔ وہ باقی سماج سے الگ بستی میں رہتے تھے جو گھٹیو (Ghetto) یعنی یہودے باڑے کہلاتے تھے۔ وقتاً فوقتاً اُن پر منظم تشدد اور اُن کی زمینوں سے بے دخلی کی مہمیں چلائی جاتی تھیں۔ تاہم یہودیوں کے خلاف ہٹلر کی نفرت نسل کے مصنوعی سائنسی اصولوں پر مبنی تھی جس کے مطابق تبدیلی مذہب یہودی مسئلے کا کوئی حل نہ تھا۔ اس کا حل صرف ان کے کلی اخراج میں تھا۔

1933 سے لے کر 1938 تک یہودیوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لیے خوفزدہ کیا گیا۔ قلاش ونا دار بنایا گیا اور الگ تھلگ کر دیا گیا۔ اگلا مرحلہ 1939-45 تک کا آیا جس کا مقصد اُن کو مخصوص علاقوں میں جمع کرنا تھا اور بالآخر ان کو پولینڈ میں واقع گیس چیمبرس میں مار ڈالنا تھا۔

منع الفاظ

چھپی۔ وہ جماعت جن کی شناخت چھپی کی حیثیت سے کی گئی، یہ اپنی کمیونٹی کی شناخت رکھتے ہیں، سنٹی اور روما اس طرح کی کمیونٹی تھی۔ ان میں اکثر کا پتہ ہندوستانی نسل سے لگتا ہے۔
پیورائزڈ۔ مکمل طور پر غربتی کا خاتمہ
پرسکولیشن۔ باقاعدہ اور منظم سزا ان لوگوں کو جو کسی جماعت یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔
یوزرس۔ وہ ساہوکار جو بہت زیادہ سود بڑھاتا ہو اور کبھی کبھی گالی گلوچ پر ہتر آتا ہے۔

3.2 نسلی یوٹوپیا (خیالی آدرش نظام) (The Racial Utopia)
ناتسیوں نے جنگ کے سایے میں اپنے قاتلانہ نسلی آدرش کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا۔ اس طرح نسل کشی اور جنگ ایک ہی سکے کے دو رخ بن گئے۔ مقبوضہ پولینڈ کو بانٹ دیا گیا۔ شمال مغربی پولینڈ کے زیادہ تر حصے کا الحاق جرمنی کے ساتھ کر دیا گیا۔ پولینڈ کے باشندوں کو اپنے گھر اور جائیداد چھوڑنے پر مجبور کیا گیا اور اُن پر مقبوضہ یورپ سے لائے گئے نسلی جرمنوں نے قبضہ جما لیا۔ اس کے بعد پولینڈ کے باشندوں کو موسیو کی طرح ہانک کر ایک ایسے حصے میں لے جایا گیا جس کو جزل گورنمنٹ کہتے تھے اور جو ناتسی سلطنت کے تمام ناپسندیدہ لوگوں کی منزل تھی۔ پولینڈ کے تعلیم یافتہ طبقے کے افراد کی ایک بڑی تعداد کو قتل کر دیا گیا۔ تاکہ وہ قوم ذہنی اور روحانی طور سے غلام بنی رہے۔ آریہ جیسے دکھائی

سرگرمی

اگلے دو صفحات دیکھئے اور مختصراً لکھئے:

- ◀ آپ کے خیال میں شہریت کا کیا مطلب ہے؟ پہلے اور تیسرے ابواب پر نظر ڈالئے اور 200 الفاظ میں بیان کیجئے کہ فرانسیسی انقلاب اور ناسی ازم نے شہریت کو کس طرح واضح کیا؟
- ◀ ناسی جرمنی میں ناپسندیدہ لوگوں پر نورمبرگ قوانین کا کیا اثر ہوا۔ ان کو ناپسندیدہ بنانے کے لئے ان کے خلاف کون سے اقدامات اٹھائے گئے؟

دینے والے پولینڈ کے بچوں کو ان کی ماؤں سے چھین کر جانچ کے لئے نسلی ماہرین کے حوالے کیا گیا۔ اگر انہوں نے نسلی ٹسٹ پاس کر لیے تو ان کی پرورش جرمن گھرانوں میں کی گئی۔ صورت حال اس کے برعکس ہونے پر ان کو یتیم خانوں میں ڈالا گیا جہاں زیادہ تر تعداد مر گئی۔ جنرل گورنمنٹ یہودیوں کے لئے ایک قتل گاہ تھی۔ زیادہ تر بڑے گھٹیو اور گیس چیمبرس اسی کے تحت تھے۔



شکل 14: یہودیوں کو موت کے کمروں تک لے جانے کے لئے استعمال ہونے والی یہ ایک مال بردار کار ہے۔

موت تک کے مراحل

پہلا مرحلہ: انخلاء 1933-39

تم کو ہمارے درمیان شہری کی حیثیت سے رہنے کا حق نہیں ہے۔

ستمبر 1935 کے شہریت کے نورمبرگ قوانین:

1. آج کے بعد جرمن یا متعلقہ خون سے وابستہ لوگ ہی صرف جرمن سلطنت کے تحفظ میں جرمن شہری ہوں گے۔
2. یہودی اور جرمنوں کے درمیان شادیاں ممنوع قرار دی گئیں۔
3. یہودیوں اور جرمنوں میں غیر شادی شدہ تعلقات جرم مانے گئے۔
4. یہودیوں کے لیے قومی جھنڈا لگانا ممنوع ہوا۔

دوسرے قانونی اقدامات میں درج ذیل شامل تھے:

- یہودی تجارت کا بائیکاٹ
- سرکاری ملازمتوں سے اخراج
- ان کی جائیدادوں کی جبراً ضبطی اور فروخت

اس کے علاوہ یہودیوں کی جائیدادوں کو نقصان پہنچایا گیا ان پر حملہ کیا گیا ان کی سناگا گوں (یہودی عبادت گاہ) کو جلا ڈالا گیا۔

مردوں کو نومبر 1935 میں پوگرم میں گرفتار کیا گیا جو چھتے ہوئے شیشے کی رات کے نام سے مشہور ہے۔



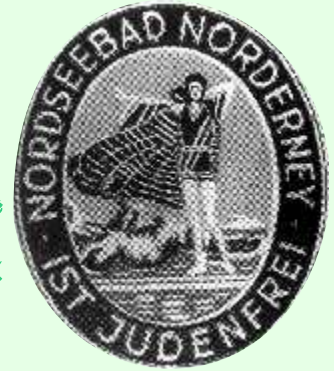
شکل 16: پارک میں رکھی میز پر اعلان ہے، ”یہ صرف آریاؤں کے لئے“

نئے الفاظ

سناگا گ (Synagogue): یہودی مذہب پر عقیدہ رکھنے والوں کی عبادت گاہ



شکل 17: میرے پاس فروخت کے لئے بس یہی کچھ باقی بچا ہے۔ گھٹیوں میں مردوں اور عورتوں کے پاس اپنے گزارے کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا گیا۔



شکل 15: یہ نشان بتاتا ہے کہ ناتھسی نہانے کی تفریح گاہ یہودیوں سے پاک کر دی گئی ہے۔

دوسرا مرحلہ یہودی باڑوں میں قید کرنا 1940-44

تم کو ہمارے درمیان رہنے کا حق نہیں ہے

ستمبر 1941 سے تمام یہودیوں کو سینے پر ایک پیلا داؤدی ستارہ (Star of David) لگانا پڑا۔ ان کی شناخت کا یہ نشان ان کے پاسپورٹوں، عام قانونی دستاویزات اور مکانوں پر لگا دیا گیا۔ ان کو جرمنی کے اندر مخصوص گھروں میں اور مشرق میں لوڈس اور وارسا میں رکھا گیا۔ یہ بے حد تکالیف اور غربت کے مقامات تھے۔ گھٹیوں میں داخل ہونے سے پہلے یہودیوں کو اپنی تمام دولت کو سونپنا پڑا جلد ہی تمام گھٹیو محرومی اور صحت و صفائی کی کمی کی وجہ سے بھوک، فاقہ کشی اور بیماریوں سے بھر گئے۔

تیسرا مرحلہ 1941 کے بعد مکمل خاتمہ
تم کو زندہ رہنے کا حق نہیں ہے



شکل 19: گیس چیمبر کے باہر کپڑوں کا ڈھیر۔



شکل 18: فرار ہونے کی کوشش میں مارا گیا قیدی۔ کنسنٹریشن کیمپوں کے چاروں طرف بجلی کے تاروں کا حصار تھا۔

پورے یورپ سے یہودی، یہودی گھروں، اجتماعی کیمپوں اور گھٹیوں سے بذریعہ مال گاڑی موت کے کارخانوں میں لائے گئے۔ پولینڈ اور مشرق میں دوسرے مقامات پر خاص طور سے نیل زیک، آوشوٹز، سالی بور، ترے بلنکا، چیلینو اور مانیرایک سے لاکر گیس چیمبروں میں جلا کر رکھ کر دیے گئے۔ سائنسی طریقہ کار کی مدد سے چند منٹوں میں اجتماعی تعداد میں مار ڈالے گئے۔



شکل 20: ایک کنسنٹریشن کیمپ کا منظر۔

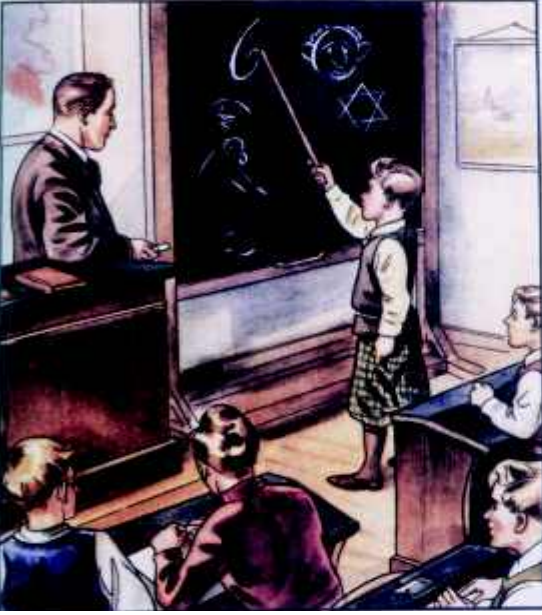


شکل 21: ایک کنسنٹریشن کیمپ۔ کیمبرہ موت کے میدان کو بھی حسین بنا سکتا ہے۔



شکل 22: ”آخری حل“ (Final Solution) سے پہلے قیدیوں سے لئے گئے جوتے۔

ناتسی جرمنی میں نوجوان



شکل 23: یہودی مخالف نسلی سبق پیش کرتے ہوئے کلاس روم کا منظر۔
عنوان: یہودی کی ناک سرے پر مڑی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ چھ کے ہندسے کی طرح دکھائی دیتی ہے۔



شکل 24: مذاق اڑاتے ہم جماعتوں کے سامنے یہودی استاد اور یہودی طلباء کا اسکول سے نکالا جانا۔
(گرین ہلتھ میں کسی یہودی پر بھروسہ نہ کرو، چھوٹے، بڑوں کے لئے ایک تصویری کتاب)، الویا باؤار (نوربرگ، ڈے آر-ٹھومر کی بنائی ہوئی، 1936)

سرگرمی

اگر آپ اسی طرح کی کسی کلاس میں بیٹھے ہوئے ہوں تو آپ یہودیوں کے بارے میں کیا سوچتے؟

کیا آپ نے دوسرے فرقوں کے بارے میں رائج سکہ بند مقررہوں پر کبھی غور کیا؟ یہ خیالات کس طرح مقبول ہوئے؟

ہٹلر کو ملک کے نوجوانوں سے جنون کی حد تک دلچسپی تھی۔ اس کو اس کا احساس تھا کہ ناتسی نظریہ کے تحت ہی بچوں کی پرورش کے ذریعہ ایک طاقتور ناتسی سماج قائم کیا جاسکتا تھا۔ اس کے لیے اسکول کے اندر اور اسکول سے باہر بچے پر کنٹرول رکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

ناتسی ازم کے تحت اسکولوں میں کیا ہوا؟ تمام اسکولوں کو صاف اور خالص بنایا گیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایسے اساتذہ جو یہودی تھے یا ”سیاسی طور سے ناقابل اعتماد“ تھے، پہلے تو ان کو اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ پہلے بچوں کو الگ الگ کیا گیا۔ جرمن اور یہودی بچے نہ تو ایک ساتھ بیٹھ سکتے تھے اور نہ ایک ساتھ کھیل سکتے تھے۔ اس کے نتیجے میں ”ناپسندیدہ بچے“، یہودی، سوشلسٹ، کمیونسٹ، اپاہجوں اور جیسیوں کو اسکولوں سے نکال باہر کیا گیا اور آخر میں ان کو 1940 کے دہے میں گیس چیمبرس میں منتقل کر دیا گیا۔

”اچھے جرمن“ بچوں کو ناتسی طرز اسکول کے مراحل سے گزرنا پڑتا تھا جو نظریاتی تربیت کی ایک طویل مدت تھی۔ اسکول کی درسی کتابیں دوبارہ لکھی گئیں۔ نسل کے ناتسی نظریے کو حق بجانب ٹھہرانے کے لیے نسلی سائنس شروع کی گئی۔ یہاں تک کہ حساب کی کلاسوں میں یہودیوں کے بارے میں گھسے پٹے مفروضے رائج کیے گئے۔ بچوں کو ملک کا وفادار ہونا، اطاعت شعار ہونا، یہودیوں سے نفرت کرنا اور ہٹلر کو پوجنا سکھایا گیا۔ یہاں تک کہ کھیل کود کے پروگرام بھی تشدد اور بچوں میں جارحیت کے جذبہ کی پرورش کے لیے استعمال کئے گئے۔ ہٹلر کا خیال تھا کہ بالکنگ (مکے بازی) بچوں کو سخت دل، مضبوط اور جواں مرد بنا سکتی تھی۔

”نییشنل سوشلزم“ کے جذبے کے تحت جرمن جوانوں کو تعلیم دینے کی ذمہ داری نوجوان تنظیموں کو سونپی گئی۔ دس سالہ بچوں کو یوگ وولف (Jungvolk) میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ 14 سال کی عمر تک تمام لڑکوں کو ناتسی نوجوان تنظیم (Hitler Youth) میں شامل ہونا پڑتا تھا۔ تنظیم میں رہ کر وہ جنگ کی پرستش کرنا، جارحیت اور تشدد کی عظمت بیان کرنا، جمہوریت کی ملامت کرنا، یہودیوں، کمیونسٹوں، جیسیوں اور تمام درجہ بند ناپسندیدہ طبقوں سے نفرت کرنا سیکھتے تھے۔ بے حد سخت نظریاتی اور جسمانی تربیت کے بعد وہ کام کی خدمت میں شامل ہوتے تھے جو عموماً 18 سال کی عمر سے شروع ہوتی تھی۔ اس کے بعد وہ مسلح افواج میں خدمات انجام دیتے تھے اور کسی ایک ناتسی تنظیم سے وابستہ ہوتے تھے۔

ناتسیوں کی پوتھ لیگ کا قیام ابتداء میں 1922 میں ہوا تھا۔ چار سال بعد اس کا نیا نام ہٹلر پوتھ رکھا گیا۔ ناتسی کنٹرول میں نوجوان تحریک کو متحد کرنے کے لیے تمام دوسری تنظیموں کو باضابطہ طریقے سے ضم کر دیا گیا اور آخر میں ممنوع قرار دیا گیا۔

نئے الفاظ

جنگو: ناتسی نوجوان تنظیم 14 سال سے کم عمر بچوں کے لئے

ناتسی نظریہ کے تحت ایک ابتدائی تربیت کے ذریعہ چھ اور دس سال کے درمیان تمام لڑکوں کو لایا گیا۔ اس تربیت کے اختتام پر ان کو ہٹلر کے تین وفاداری کا مندرجہ ذیل حلف لینا پڑتا تھا۔ اس سرخ جھنڈے کے تلے جو ہمارے فیور ہر کی نمائندگی کرتا میں قسم کھاتا ہوں کہ اپنی تمام صلاحیتوں اور قوتوں کو اپنے ملک کے مسیحا اڈالف ہٹلر کے لئے استعمال کروں گا۔ میں اس کے لیے اپنی زندگی کو بچھاؤ کرنے کے لیے آمادہ اور تیار ہوں اے خدامیری مدد فرما۔

تھرڈ رائج کا عروج و زوال: ڈبلیو شیر



شکل 27: گیس میں جھلسا کر موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے موت کے کارخانے میں پہنچتے ہوئے یہودی بچے۔

جرمن لیبر فرنٹ کے سربراہ رابرٹ لے نے کہا: بچے کی عمر تین سال ہونے پر ہم یہ کام شروع کرتے ہیں جوں ہی وہ سوچنا شروع کرتا ہے اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا جھنڈا تھما دیا جاتا ہے۔ پھر آتے ہیں اسکول، ہٹلر یوتھ اور فوجی خدمت، جب یہ مرحلہ پورا ہونے پر بھی چھٹی نہیں ملتی۔ ان کو لیبر فرنٹ اپنی تحویل میں لے لیتا ہے اور ان پر جب تک قابض رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنی قبر میں نہ چلے جائیں۔ چاہے ان کو یہ پسند ہو یا نہ ہو۔



شکل 25: وہ پسندیدہ بچے جن کی تعداد ہٹلر بڑھتی دیکھنا چاہتا تھا۔

شکل 26: اپنی ماں کی گود میں جرمن نسل کا ایک بچہ جن کو آباد کاری کے لیے مقبوضہ یورپ سے الحاق شدہ پولینڈ میں لایا جا رہا ہے۔

سرگرمی

شکل 23، 24، 25 دیکھئے۔ ناتسی جرمنی میں خود کو ایک یہودی یا پولینڈ کا باشندہ تصور کیجیے۔ یہ ستمبر 1941 کا زمانہ ہے اور داؤدی ستارہ (Star of David) پہننے کے لیے یہودیوں کو مجبور کرنے کا قانون کا اعلان بھی حال میں ہوا ہے۔ اپنی زندگی کے ایک دن کا حال لکھیے۔

4.1 مادریت کا نازی مسلک

ناتسی جرمنی میں ہر بچے کو یہ بات بار بار سمجھائی جاتی ہے کہ عورتیں بنیادی طور سے مردوں سے مختلف ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی وہ جنگ جو اب جمہوری جدوجہد کا حصہ بن چکی تھی، غلط تھی۔ یہ انداز فکر سماج کو بر باد کر دے گا۔ ایک طرف تو لڑکوں کو جارج، تندرست و توانا اور مرد آہن بننا

سکھایا جاتا تھا۔ تو دوسری طرف لڑکیوں کو اچھی ماں بننا اور خاص نسل کے آریائی بچوں کی پرورش کرنے کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ان کو خالص نسل برقرار رکھنے، یہودیوں سے دوری اختیار کرنے، گھربار کی دیکھ بھال کرنے اور بچوں کو ناتسی اقدار کی تعلیم دینا سکھایا جاتا تھا۔ ان کو آریائی کلچر اور نسل برداری کی ذمہ داری اٹھانی پڑتی تھی۔

1933 میں ہٹلر نے کہا: ”میری ریاست میں ماں سب سے اہم شہری ہے لیکن ناتسی جرمنی میں ہر ماں کے ساتھ یکساں برتاؤ نہیں کیا جاتا تھا۔ ان عورتوں کو سزا دی گئی جنہوں نے ناپسندیدہ نسلی بچوں کو جنم دیا اور عورتوں کو انعام و اکرام سے نوازا گیا جنہوں نے نسلی طور سے پسندیدہ بچوں کو پیدا کیا۔ ہسپتالوں میں ان کے ساتھ جانبدارانہ برتاؤ ہوتا تھا۔ دوکانوں میں خرید و فروخت کے دوران ان کے ساتھ رعایت تھی اور تھیٹر اور ریلوے ٹکٹ سستے دستیاب تھے۔ ماؤں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کے لیے اعزازی تمغہ (Honour Cross) سے نوازا جاتا تھا۔ چار بچے پیدا کرنے پر تانے کا، چھ کے لیے چاندی کا اور آٹھ یا اس سے زیادہ بچے پیدا کرنے کے لیے سونے کا کراس عطا کیا جاتا تھا۔

ان تمام آریائی عورتوں کو جنہوں نے کردار کے مطلوبہ ضابطے سے انحراف کیا۔ کھلے عام برا بھلا کہا جاتا، ان کا مذاق اڑایا جاتا اور سخت سزا دی جاتی تھی۔ یہودیوں، پولینڈ کے باشندوں اور روسیوں سے تعلقات رکھنے والا اپنی کئی عورتوں کے تو سرمنڈوا کر چہرے پر کالک لگا کر گلے میں لٹکے ہوئے کارڈوں کے ساتھ جن پر تحریر ہوتا ”میں نے قوم کے وقار کو ٹھیس پہنچائی ہے“ شہروں میں گھمایا جاتا تھا۔ ایسی متعدد عورتوں کو جیل میں ڈال دیا تا اور ان کے اس جرم کے لیے اپنے شہری وقار، اپنے شہروں اور خاندانوں سے محروم ہونا پڑتا تھا۔

4.2 پروپیگنڈے کا فن

ناٹسی حکومت نے زبان اور میڈیا کو بڑے دھیان اور کارگر طریقے سے استعمال کیا۔ وہ اصطلاحات جو ناتسیوں نے اپنی مختلف کارروائیوں کو بیان کرنے کے لیے ایجاد کیں، وہ نہ صرف گمراہ کن ہیں بلکہ ایسی جن کو سن کر خون جم جاتا۔ نازیوں نے اپنے سرکاری ذرائع ترسیل میں کبھی مارو، یا قتل کرو، جیسے الفاظ کا استعمال نہیں کیا۔ قتل عام کو مخصوص برتاؤ، ”آخری حل“ (یہودیوں کے لیے) بے ایذا موت (اپاہجوں کے لیے) انتخاب اور اخلاقی چھوٹ سے رہائی جیسی اصطلاحات کا استعمال کیا۔ انخلاء کا مطلب تھا لوگوں کو گیس چیمبرس تک پہنچانا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ گیس چیمبروں کو کیا کہا جاتا تھا۔ ان پر لکھا تھا ”چھوٹ سے بچاؤ کے علاقے“ یہ غسل خانوں کی طرح دکھائی دیتے تھے جس میں نقلی فوارے لگائے گئے تھے۔

نظام حکومت کے لیے حمایت حاصل کرنے اور اپنے عالمی نظریے کو مقبول عام بنانے کے لیے میڈیا کا استعمال بڑے دھیان سے کیا گیا۔

بصری تصاویر، فلموں، ریڈیو، پوسٹرز، عام نعروں اور دستی اشتہاروں کے ذریعے ناتسی نظریات کی تبلیغ کی

مآخذ E

8 ستمبر 1934 کو نورمبرگ پارٹی ریلی میں ہٹلر نے کہا: ہم عورتوں کے لیے مردوں کی دنیا یا اس کے اہم دائرے میں دخل اندازی کو صحیح نہیں سمجھتے۔ ہم اس کو ایک قدرتی بات سمجھتے ہیں کہ ان دونوں کی دنیا الگ الگ رہیں۔ میدان جنگ میں جو بہادری دکھاتا ہے وہی ایثار و عورت دائمی تکلیف اور مصیبتوں کی شکل میں کرتی ہے بچہ پیدا کرنا بھی ایک جنگ ہے، اپنی قوم کی بقا کے لئے کئی ایک جنگ۔

گئی۔ پوسٹروں میں شناخت کیے گئے جرمنوں کے ”ڈشمنوں“ کو بدنام کیا جاتا تھا، ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا، گالیاں دی جاتی تھیں اور ان کو برائی کی حیثیت سے بیان کیا جاتا تھا۔ سوشلسٹوں اور اعتدال پسندوں کو کمزور اور بد اخلاق کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ کینہ ور غیر ملکی ایجنٹ کہہ کر ان پر حملہ کیا جاتا تھا۔ یہودیوں کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کرنے کی فلمیں بنائی گئیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور فلم ”دی ایٹرنل جیو“ (The Eternal Jew) تھی۔ راسخ العقیدہ یہودیوں کو مخصوص طے شدہ چھاپ میں پیش کیا گیا اور ان کی نشان دہی لمبی لمبی داڑھیوں اور کافقائوں سے کی گئی جبکہ حقیقت میں یہودی عام سماج میں اس طرح گھلے ملے تھے کہ بیرونی شکل سے اُن کا امتیاز کرنا مشکل کام تھا۔ ان کو کیڑے مکوڑے، چوہے اور وبا (عذاب جان) کہا جاتا تھا۔ ان کی حرکات کا موازنہ مویشیوں سے کیا جاتا تھا۔ ناتسی ازم نے عوام کے ذہنوں پر کافی اثر ڈالا۔ ان کے جذبات کو بھڑکایا اور ان لوگوں کے خلاف نفرت اور غصے کو ابھارا جن کو ناپسندیدہ بنایا گیا تھا۔ اس مہم نے ناتسی ازم کے لیے سماجی بنیاد فراہم کی۔

ناتسیوں نے سماج کے مختلف طبقات سے یکساں طور پر اپیل کی اور لوگوں کو سمجھایا کہ اُن کے مسائل کا واحد حل ناتسی ازم ہے۔

مآخذ F

8 ستمبر 1934 کو نورمبرگ پارٹی ریلی میں ہٹلر نے یہ بھی کہا:

کسی قوم کی بقا کا انحصار عورت ذات پہ ہے۔۔۔ کسی بھی نسل کو مٹنے سے بچانے کے لئے جو بھی اقدامات ضروری ہیں اس کا اسے فطری احساس ہوتا ہے کیونکہ انہونی کسی بھی مصیبت کا پہلا شکار اس کے بچے ہی ہونگے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے نسلی برادری کی جدوجہد میں عورت کو شامل کیا ہے جیسا کہ قدرت نے عاقبت اندیشی میں ایسا کرنے کا فیصلہ کیا ہو۔



شکل 28: یہودی پروار کرتے ہوئے ایک ناتسی پوسٹر۔

درجہ بالا عنوان میں تحریر: پیسہ یہودیوں کا خدا ہے۔ پیسہ حاصل کرنے کے لئے وہ بڑے سے بڑے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتا جب تک کہ وہ پیسہ سے بھرے بورے پر سوار نہ ہو جائے، جب تک کہ روپیہ کا راجہ نہ بن جائے۔

سرگرمی

آپ پرنٹلر کے نظریات کا کیا رد عمل ہوتا اگر آپ ہوتے:

← ایک یہودی عورت

← ایک غیر یہودی جرمن عورت

سرگرمی

آپ کے خیال میں یہ پوسٹر کیا بیان کرنا چاہتا ہے؟



ناتسی ازم کے تئیں عام لوگوں کا کیا رد عمل ہوا؟

وہ نازیوں کا چشمہ لگا کر دنیا کو دیکھتے تھے اور ان کے ذہن ناتسی زبان بولتے تھے۔ وہ جب بھی کبھی ایسے شخص پر نظر ڈالتے جو یہودی کی طرح دکھائی دیتا تھا، تو ان کے دل میں نفرت اور غصے کی آگ بھڑک اٹھتی تھی۔ وہ یہودیوں کے گھروں پر نشان لگایا کرتے تھے اور مشکوک پڑوسیوں کی شکایت کرتے تھے۔ ان کو واقعی یہ یقین تھا کہ ناتسی ازم خوش حالی لائے گا اور یہ عوامی فلاح کو بہتر بنائے گا۔

لیکن ہر جرمن ناتسی نہیں تھا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے پولیس کے ظلم و ستم اور موت کا بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے سرگرم مزاحمت کی۔ جرمن شہریوں کی ایک بڑی اکثریت میں خاموش تماشائی اور بے حس مشاہدین بھی موجود تھے۔ وہ اس درجہ خوفزدہ تھے کہ اختلاف کرنے اور احتجاج کرنے کے لیے کوئی عملی قدم نہ اٹھا سکتے تھے۔ انہوں نے بس اپنی نظریں چرانے کو ترجیح دی۔ پادری نمبول (Pastor Niemöller) ایک دفاعی جنگجو نے مشاہدہ کیا کہ کس طرح ناتسی سامراج کے عام آدمیوں کے خلاف زبردست ظلم و ستم کے باوجود ہر طرف احتجاج کی عدم موجودگی اور خاموشی کا دور دورہ تھا۔ اس نے بھرے دل سے اس خاموشی کے بارے میں لکھا۔

پہلے تو کمیونسٹوں کے پیچھے پڑے

کوئی بات نہیں میں کمیونسٹ تو تھا نہیں

اس لیے میں خاموش رہا۔

تب وہ سوشل ڈیموکریٹس کے پیچھے پڑے

میں سوشل ڈیموکریٹ نہیں تھا۔ اس لیے میں نے کچھ نہیں کیا۔

اس کے بعد وہ ٹریڈ یونین کے لیڈروں کے پیچھے پڑے

لیکن میں ٹریڈ یونین کا ممبر نہیں تھا۔

اور اس کے بعد یہودیوں کا پیچھا کیا

لیکن میں یہودی نہیں تھا۔ اس لیے میں نے کچھ نہیں کیا

آخر میں جب وہ میرے پیچھے پڑے

آس پاس کوئی بھی ایسا شخص نہیں بچا تھا جو میری حمایت کو آتا۔

سرگرمی

ارنا کرانزیہ کیوں کہتی ہے ”کم سے کم مجھے تو یہی لگتا ہے“ آپ اس نظریے کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

باکس 1

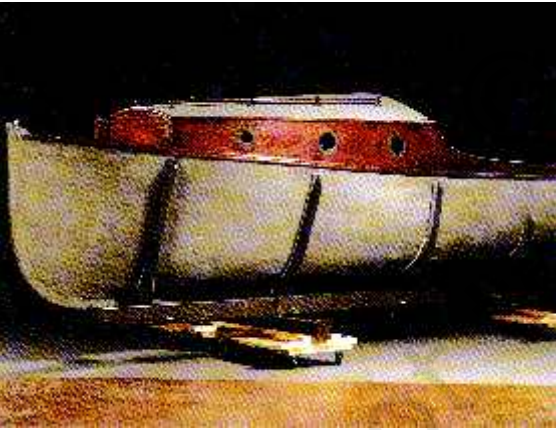
کیا مظلوموں کے لئے ہمدردی کی کمی کی وجہ صرف ناتسی دہشت تھی؟ لارنس ریس نے کہا ”نہیں ایسا نہیں ہے“ اُس نے اپنی حالیہ ڈاکو منٹری فلم ”دی ناتسیز: اے وارننگ فرام ہسٹری“ بنانے کے لیے مختلف پس منظر کے لوگوں سے انٹرویو کیا تھا۔

ارنا کرانزیہ جو 1930 کے دہے میں نو عمر تھی اور جواب نانی کی عمر کو پہنچ چکی ہے، نے ریس کو بتایا۔

1930 کے دہے میں امید کی ایک کرن جاگتی تھی، نہ صرف بیکاروں کے لیے بلکہ ہر شخص کے لیے کیونکہ ہم سب خود کو کچلا ہوا محسوس کرتے تھے خود مرے اپنے تجربے کے مطابق میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ تنخواہیں بڑھ گئی تھیں اور ایسا لگتا تھا کہ جرمنی نے اپنے وقار کو دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔ کم سے کم مجھے یہی لگتا تھا کہ یہ بڑا اچھا زمانہ تھا۔ مجھ کو تو یہ بہت پسند تھا۔



شکل 31: وارسا گھٹیوں میں رہنے والوں نے دستاویزات جمع کیں اور ان کو دودھ کی تین بالٹیوں میں دوسرے برتنوں کے ساتھ رکھ دیا۔ جب تباہی بربادی نزدیک دکھائی دے رہی تھی تو ان کو 1943 میں عمارتوں کے تہہ خانوں میں دفن کر دیا گیا۔ یہ برتن 1950 میں تلاش کیا گیا۔



شکل 32: ڈنمارک نے جرمنی سے اپنے یہودیوں کو خفیہ طور سے بچایا۔ یہ کشتی اُن میں سے ایک ہے جو اسی مقصد کے لئے استعمال ہوئی تھی۔

ناتسی جرمنی میں یہودیوں کا انداز فکر کیا تھا یہ قطعاً ایک الگ کہانی ہے شارلٹ براٹ نے اپنی ڈائری میں لوگوں کے خواب خفیہ طور سے رکارڈ کیے اور اس کے بعد یہ ”دی تھرڈ رائج آف ڈریمز“ (The Third Reich of Dreams) نام کی کتاب میں شائع ہوئی جو دل دہلانے والی داستاں ہے۔ وہ بیان کرتی ہے کہ اپنے بارے میں خود یہودیوں نے کس طرح ناتسی اسٹیروٹائپ کو قبول کر لیا تھا۔ وہ نوک دار ناکوں، کالے بالوں اور آنکھوں اور جسمانی حرکات کے بارے میں خواب دیکھا کرتے تھے۔ ناتسی پریس میں چھپی یہ سکہ بند شکلیں یہودیوں پر بھوت بن کر سوار تھیں وہ ان کو ان کے خوابوں میں پریشان کرتی تھیں۔ گیس چیمبروں میں جانے سے پہلے یہودی کئی موت مرے۔

5.1: قتل عام کے بارے میں علم

حکومت کے آخری سالوں میں ناتسی کارگزاریوں کے بارے میں جرمنی کے باہر اطلاعات پہنچنا شروع ہوئی تھی لیکن اس کی شدت کا مکمل علم اس وقت ہوا جب جنگ کے اختتام اور جرمنی کی ہار کے بعد دنیا کے سامنے آیا۔ ایک طرف تو بلے کے نیچے سے ابھرتی ہوئی ہاری ہوئی قوم پر اپنے ہی مصائب سوار تھے۔ دوسری طرف یہودی ان مظالم اور پریشانیوں کو دنیا کے سامنے رکھنا چاہتے تھے جو انہوں نے ناتسی قتل عام کی کارروائیوں کے دوران برداشت کیے تھے جس کو ہولوکاسٹ (قتل عام) کہا جاتا ہے۔ جب یہ مظالم اپنی پوری بلندیوں پر تھے ایک گھٹیوں میں رہنے والے یہودی نے دوسرے سے کہا کہ وہ جنگ کے بعد تک جینا چاہتا ہے چاہے یہ صرف آدھے گھنٹے کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ شاید اُس کی منشی یہ تھی کہ ناتسی جرمنی میں جو کچھ بھی ہوا اسے وہ دنیا کے علم میں لانا چاہتا تھا۔ گواہی دینے اور دستاویزات کو محفوظ رکھنے کے اس غیر متزلزل جذبے کو گھٹیوں والے اور کیمپوں میں رہنے والے متعدد لوگوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جنہوں نے ڈائریاں لکھیں، نوٹ بکس محفوظ رکھیں اور ان کے لیے محفوظ خانے بنائے۔ دوسری طرف ہار کو سامنے دیکھتے ہوئے ناتسیوں نے اپنے اہلکاروں میں پٹرول تقسیم کیا کہ وہ دفتروں میں موجود عام شہادتوں اور شہوتوں کو جلادیں۔

اس قتل عام کی تاریخ اور یادگار آج بھی دنیا کے بہت سے حصوں میں آباد بستیوں، افسانوں، ڈاکومنٹری فلموں اور نظموں کی شکل میں یادگاری عمارتوں اور عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے داد تحسین ہے جنہوں نے مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور یہ ان لوگوں کے لیے ایک پریشان کن یاد دہانی ہے جنہوں نے ایسے جرائم کے ارتکاب میں نازیوں کا ساتھ دیا اور ساتھ ہی ان لوگوں کے لیے ایک تنبیہ کا کام کرتی ہیں جو خاموش تماشائی بنے تھے۔

مہاتما گاندھی نے ہٹلر کو لکھا

اڈالف ہٹلر کو لکھا گیا خط

بمقام وردھا، سی پی، انڈیا

23 جولائی 1939

ہر ہٹلر

برلن، جرمنی

پیارے دوست،

میرے دوست مجھ سے انسانیت کی خاطر آپ کو خط لکھنے کے لئے درخواست کر رہے تھے لیکن میں نے ان کی درخواست کو نظر انداز کیا کیونکہ میری جانب سے لکھا گیا کوئی بھی خط گستاخی ہوگی۔ کوئی چیز مجھ کو خبر دیتی ہے کہ مجھ کو اندازہ نہیں لگانا چاہیے اور یہ کہ مجھ کو درخواست تو ضرور کرنی چاہیے، اس کی درخواست کی اہمیت چاہے جو بھی ہو۔ اب یہ بات تو واضح ہے کہ دنیا میں آج صرف آپ ہی ایک ایسے آدمی ہیں جو جنگ کو روک سکتے ہیں، جو ایک ایسی جنگ ہوگی جو انسانیت کو وحشی حالت میں لے جائے گی۔

کوئی مقصد چاہے وہ آپ کے لئے کتنا بھی اہم کیوں نہ ہو، اُس کے لئے کیا آپ اتنی بڑی قیمت چکانا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ایک ایسے شخص کی درخواست سنیں گے جس نے جان بوجھ کر جنگ کے طریقوں کو چھوڑ دیا ہے اور جس میں اُس کو قابل لحاظ کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔

بہر حال آپ سے پیشگی معافی کا خواستگار، اگر آپ کو خط لکھنے میں مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو۔

میں ہوں

آپ کا ہمدرد دوست

ایم۔ کے۔ گاندھی

مہاتما گاندھی کی تصنیفات کا مجموعہ

جلد 76، 31 مئی، 1939-15 اکتوبر، 1939

اڈالف ہٹلر کو لکھا گیا خط

وردھا

24 دسمبر 1940

ہم نے عدم تشدد میں ایک ایسی طاقت کو پایا ہے جو اگر منظم ہو جائے تو بلاشبہ دنیا کی تمام پر تشدد طاقتوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ عدم تشدد کے طریقوں میں ہار نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، یہ تو بس کرو یا مرو کے لئے ہوتی ہے۔ جس میں کسی کو مارنا یا نقصان پہنچانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کو خاص طور سے بغیر رقم لگائے استعمال کیا جاسکتا ہے اور یقیناً تباہی کی اس سائنس کی مدد کے بغیر جس کو آپ نے ایسی بلندی تک پہنچایا ہے۔ میرے لئے تو یہ بالکل حیرت کی بات ہے کہ آپ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اس طریقہ پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اگر برٹش نہیں تو یقیناً کوئی دوسری طاقت آپ سے بہتر طریقہ ایجاد کر لے گی اور آپ کو آپ ہی کے ہتھیار سے ہرائے گی۔ آپ اپنی قوم کے لئے کوئی ایسی میراث چھوڑ کر نہیں جارہے جس پر آپ کی قوم کو فخر ہو۔ وہ نسلی تفریق کے ظالمانہ کارناموں پر فخر نہیں کر سکتے۔ ان کی منصوبہ بندی چاہے جتنی مہارت سے ہی کیوں نہ کی جائے۔ اس لئے میں آپ سے انسانیت کے نام پر جنگ روکنے کی درخواست کرتا ہوں۔

میں ہوں

آپ کا ہمدرد دوست

ایم۔ کے۔ گاندھی

مہاتما گاندھی کی تصنیفات کا مجموعہ

جلد 79، 16 جولائی 1940-27 دسمبر 1940

- 1- ایک صفحہ پر جرمنی کی تاریخ لکھیے۔
- ◀ نازی جرمنی میں ایک اسکولی بچے کی حیثیت سے۔
- ◀ اجتماعی کیمپ سے باقی بچے یہودی کی حیثیت سے
- ◀ نازی نظام سلطنت کے سیاسی مخالف کی حیثیت سے۔
- 2- تصور کیجیے کہ آپ ہیلنہ ہیں اسکول میں آپ کے بہت سے یہودی دوست ہیں اور اس بات کو نہیں مانتے کہ یہودی برے ہوتے ہیں۔ اپنے باپ کو جو کچھ آپ بتائیں گے اس کو ایک پیرا گراف میں بیان کیجیے۔

سوالات

1. وائمری پبلک کو درپیش مسائل بیان کیجیے۔
2. بحث کیجیے کہ 1930 تک جرمنی میں ناتسی ازم کو مقبولیت کیوں حاصل ہوئی؟
3. ناتسی انداز فکر کی مخصوص نوعیت کیا ہے؟
4. واضح کیجیے کہ یہودیوں کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کرنے میں ناتسی پروپیگنڈا پڑا اثر کیوں ثابت ہوا؟
5. واضح کیجیے کہ ناتسی سماج میں عورتوں کا کیا کردار تھا۔ فرانسیسی انقلاب سے متعلق پہلے باب کا مطالعہ کیجیے دونوں ادوار کے دوران عورتوں کے کردار کا موازنہ کرتے ہوئے اور اختلاف بتاتے ہوئے ایک پیرا گراف لکھئے۔
6. ناتسی ریاست نے کس طرح اپنے عوام پر مکمل نگرانی رکھنے کی کوشش کی؟